جین جیکس روسو Jean-Jacques Rousseau

1712-1778ء (66 سال)

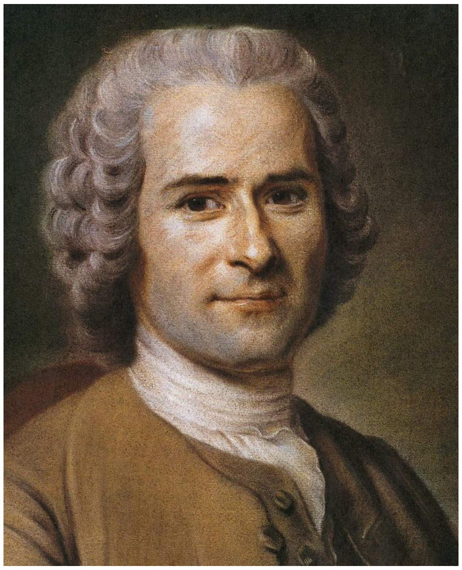

انقلاب فرانس کے بنیادی خدوخال تعمیر کرنے والا، عظیم فرانسیسی مفکر جو ایک معمولی اور غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا باپ تصوراتی وتخیلاتی دنیا میں مست رہنے والا اور پیشہ کے اعتبار سے گھڑی ساز Watchmake تھا۔ جو اپنی دنیا میں مست، اتخیلاتی سا شخص تھا۔ اور پانچ سال کی عمر میں اسے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔ اسکی ماں پیدائش کے نویں 9th دن زچگی بخار puerperal fever فوت ہوگئی۔ وہ اپنے باپ کی طرح اکثر موم بتی کی روشنی میں مختلف ناول پڑھتا رہتا تھا۔ غربت و تنگدستی کے فاقوں نے اسے علم وفکر اور شوق وادب سے روشناس کر دیا۔

جب اسنے اپنی تشنگیوں، آرزوں اور حسرتوں کو تحریر کیا اس دور کے پسے ہوئے، محروم اور زمانے کی سختیوں سے آرزدہ لوگوں کے دلوں کے تار چھیڑ گیا۔ پھر نظام واقتدار کے خلاف ایسا لاوا اٹھا جو انقلاب فرانس کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور غریب، مفلس، زمانے ستائے روسو کو رہتی دنیا تک بقائے دوام کر گیا۔

انقلاب فرانس کے بنیادی خدو خال تعمیر کر نے والا، عظیم فرانسیسی مفکر Francophone Genevan philosopher جین جیکس روسو Jean-Jacques Rousseau 28 جون 1712ء کو سویٹزرلینڈ کی پرانی ریاست Swiss Confederacy اور موجودہ جرمنی Modern German کے شہر جنیوا Geneva, Republic of Geneva میں پیدا ہوا۔ وہ ایک معمولی غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا باپ آیزک روسو Isaac Rousseau گھڑی ساز Watchmake تھا۔ جو اپنی دنیا میں مست، اتخیلاتی سا شخص تھا۔ اکثر ناول کہانیاں اور تصوراتی چیزیں پڑھتا رہتا تھا۔ پھر مغربی ممالک کا خاندانی وازدواجی نظام ہمیشہ مشرقی واسلامی نظام کی نسبت خراب ہی رہا ہے۔ جسکے نتائج روسو کو بھی سہنا پڑے۔ کہ اس کا باپ اسے محض پانچ سال ہی کی عمر میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اسطرح روسو دنیا میں اپنے باپ کے جیتے جی یتیم ہوگیا۔ جبکہ ماں سوزن برنارڈ Suzanne Bernard کی ممتا سے وہ پہلے ہی محروم ہو چکا تھا۔ جو اسکی پیدائش کے نویں 9th دن زچگی بخار puerperal fever فوت ہوگئی تھی۔ جسے روسو اپنی زندگی کی پہلی بدنصیبی

سمجھتا تھا۔ پدرانہ شفقت سے محرومی کے بعد روسو کی تربیت و پرورش عزیز و اقارب اور پڑوسیوں نے کی۔ وہ اپنے باپ کی طرح اکثر موم بتی کی روشنی میں مختلف ناول پڑھتا رہتا تھا۔ اپنے آپ ہی میں مست رہتا تھا۔ جب غربت و تنگدستی کے فاقوں نے بے قرار کیا تو سنگ تراش کے ہاں ہنر سیکھنا شروع کر دیا۔ مگر استاد کی ناقابلِ برداشت سختی سے اسکی شخصیت بکھر کر رہ گئی۔ کئی ایک دوسری غلط عادتوں کے ساتھ اسکو چوری کی لت پڑھ گئی۔ 16 سال کی عمر میں وہ اپنے وطن سے فرانس جا پہنچا۔ پھر ایسی آوارگی و خانہ بدوشی شروی ہوئی جو آخر عمر تک جاری رہی۔ وہ کسی بھی جگہ ٹک کر نہ رہا۔ زندگی کی بے اعتنائیوں، محرومیوں اور پریشانیوں سے اسکے مزاج میں مردم بیزاری اور لاابالی سرایت کر گئی۔ وہ حد درجہ حساس، جذباتی اور خود دار ہو گیا۔

روسو نے 4 جولائی 1712 کو عیسائی عقیدہ کے مطابق کیتھڈرل بپتسمہ Cathederal Baptism چکھا۔ روسو کے بعد کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مذہب نہ تھا۔ زندگی میں اس نے کئی عقائد اور مذاہب بدلے۔ پھر روحانی تشفی اور قلبی تسکین کیلئے اس نے کچھ اپنے ہی مذہبی افکار پیش کیے۔

1728 کے دوران فرانس کے شہر انیسی Annecy, France میں ایک راہب نے اسے ایک انسان دوست اور با شعور خاتون میڈم ڈی وارنس (Françoise-Louise de Warens (March 1699 – July 1762 کے حوالے کر دیا۔ جسکی صحبت اور تربیت سے اس نے انسان دوستی اور فطرت سے محبت کرنے کا سبق سیکھا۔ اسکی رفاقت سے وہ علم و فکر اور شوق و ادب سے ایسا روشناس ہوا کہ اسکی فطری صلاحتیں، پہاڑ کے چشمے کی طرح پھوٹ نکلیں۔ وہ اپنی تشنگیوں، آرزوں اور حسرتوں کو اپنی پہلی کتاب ''آیا علوم و فنون دنیا سے اخلاق کی ترقی ہوئی یا نہیں'' کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ جو فرانس کے اس دور کے پسے ہوئے، محروم اور زمانے کی سختیوں سے آرزدہ لوگوں کے دلوں کے تار چھیڑ گئی۔ پھر نظام و اقتدار کے خلاف ایسا لاوا اٹھا جو انقلاب فرانس کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور غریب، مفلس، زمانے ستائے روسو کو رہتی دنیا تک بقائے دوام کر گیا۔

پیرس کی اس دور کی آوارگی کے دوران روسو نے فرانسیسی اسمبلی میں بحیثیت کلرک بھی کام کیا۔ پھر اس نے پیرس میں 1768 کے دوران ایک بدذوق اور جاہل عورت تھارس لیوسر Thérèse Le Vasseur سے شادی کر لی۔ وہ ایک کام والی Maid/ female domestic servant تھی۔ جس سے اسکے پانچ بچے ہوئے۔ جو اس نے ایک ایک کر کے یتیم و بے سہارا ظاہر کر کے ہسپتال، یتیم خانہ یا ادارہ نگہداشت بچگان foundling home میں جمع کرا دیئے۔ وہ سمجھتا تھا کہ ریاست انہیں خود ہی مزدور یا مزارہ workers or peasants کی صورت تربیت دے دیگی۔ کچھ عرصہ بعد ہی پھر تھارس سے اسکی شادی کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔

روسو کے فرانس میں حالات سخت ہونے گئے۔ اسے مجبوراً سویٹزرلینڈ کے شہر یڈن Yverdon-les-Bains, Switzerland منتقل ہونا پڑا۔ بے خانماں جگہ جگہ اوارگی پھرتے روسو کو 1766 کے دوران، اسکے برطانوی فلاسفر دوست ڈیوڈ ہم (David Hume (1711-1776 ن واٹن، ڈربی شائر Wotton, Derbyshire میں رہنے کو جگہ دے دی۔ جون 1767 میں وہ ناراض ہو کر فرانس آ گیا۔ 1770ء کے دوران پیرس، فرانس منتقل ہو گیا۔ 1978 میں اسنے اپنے ایک عقیدت مند مرقس گراڈینز Marquis de Giradin's کی میزبانی قبول کر لی اور قریبی علاقہ ارمینول Ermenonville منتقل ہو گیا۔ اسے گردوں کی خرابی کا عارضہ Uremia لاحق ہو گیا اور 2 جولائی 1778ء کو 66 سال عمر میں France میں فوت ہو گیا۔

1789ء کے انقلاب فرانس کے اصول و مبادی بڑی حد تک روسو ہی کے بیان کردہ ہیں۔ خصوصاً اس کا "نظریہ مرضی عامہ" کو پرانے یورپی سماجی نظام کی جگہ نافذ کرنے کا تجربہ انتہائی کامیاب رہا۔ اور بعد میں کئی ملکوں نے اسکے مرتب کردہ قوانین سے کلی یا جزوی استفادہ کیا۔ روسو کے مطابق انسانی خواہشات اور ارادے دو طرح کے ہیں۔ پہلا "ارادہ حقیقی" جو فرد سے وابستہ ہوتا ہے۔ دوسر "ارادہ معتبر" جو بحث و استدلال سے اخذ کردہ رائے ہوتی ہے۔ اور حقیقی آزادی

اور خالص معاشرتی بہبود کا مفہوم دیتی ہے۔ اسکے نزدیک ریاست اسی معاشرتی ارادہ کے زیر اثر وجود میں آتی ہے۔ اور اسی لئے اقتدار اعلیٰ کا اہم ترین فریضہ قانون سازی ہے۔ اقتدار اور عوام کے درمیان ایسے قابلِ قبول قوانین وضع کرے، جو لوگوں کی سیاسی آزادی کو برقرار رکھنے کی ضمانت دیں۔ جس کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ قوانین عوام بنائیں اور حکومت ان کا نفاذ کرے۔ روسو مذہب کے بھی دو پہلو بتاتا ہے۔ ایک "ذاتی"، جس کا تعلق فرد کے انفرادی اعتقادات سے ہے۔ اور اعنان اقتدار کو اس میں مداخلت کا کوئی حق نہیں۔ بشرطیکہ یہ لوگوں کو انکے فرائض کی ادائیگی کی کوتاہی پر اصرار نہ کرتے ہوں۔ دوسرا "سماجی مذہب"، جو دراصل حکومت وقت ہی کے طے کردہ انتظامی امور ہیں۔ جو اجتماعی بہبود کے تحفظ کو یقینی بنانے کے متعلق ہے۔ روسو کے ان مذہبی نظریات کے اثرات سیاست سے زیادہ فلسفہء وادب پر مرتب ہوئے۔ اس نے متفرق موضوعات پر مختلف تصانیف تحریر کیں۔ ''آیا علوم وفنون کے احیا' سے اخلاق کی ترقی ہوئی یا نہیں''، جو 1749ء میں مضمون نویسی کے مقابلہ کیلیئے روسو نے تنقیدی مضمون لکھا۔ جس پر اسے انعام بھی ملا تھا۔ اسے کے علاوہ اس نے مزید شعرہ آفاق کتابیں لکھیں۔ عدم مساوات کا آغاز Origin of Inequality, Discourse On the, 1754ء, Oxford University Press, (1999)۔ سیاسی اقتصادیات The Social Contract, a Discourse on the Origin of Inequality, and a Discourse on Political Economy, 1954ء۔ فطری تعلیم اور جبلی تربیت Emile: Or, on Education; Basic Books, 1979۔ بین الاقوامی تعلقات International Relations, Clarendon Press, 1991۔ فلسفہ سیاست، Political Philosophy Manchester University Press, 2003۔ سماجی خدوخال کا جائزہ، The Social Contract and Discourses; E. P. Dutton, 1950۔ اخلاق پرست، Moralist; Bobbs-Merrill, 1934 (2nd edition)۔ اعتراف، Confessions۔ سیاست کی بنیادیں، The Basic Political Writings۔ اکیلے خواب، Reveries of the Solitary Walker۔ ابتداً روسو محدود علم کا حامل تھا۔ وہ کسی ادارے کا تعلیم یافتہ نہیں تھا۔ بلکہ محض ذاتی کاوش اور تدبر ہی سے حاصل شدہ علم پر قیاس آرائیاں کرتا تھا۔ اسکے بتائے نظریات وافکار پورے نے یورپ کو متاثر کیا۔ دنیا کے کئی ممالک نے اسکے نظریات سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی اپنی مملکتوں کے اصول ومبادی مرتب کیے۔ گونٹے John Grote، پونٹی Maurice Merleau-Ponty، کانٹ Immanuel Kant (1724-1804)، نٹشے Friedrich Nietzsche، ، ہیگل Georg Wilhelm Friedrich Hegel، بریڈلے Francis Herbert Bradley، برنارڈ رسل Bertrand Russell سبھی جلیل القدر مفکّرین اسکے نظریات سے متاثر ہوئے۔ اسکی قانونی موشگافیوں، فلسفیانہ دلیلوں اور فکری باریکیوں کی اپنی نوعیت واہمیت ہے۔ جسکے تاریخی پسِ منظر کے فقدان کے باوجود اسکے طرزِ استدلال اور تحریری انداز سے لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کچھ لوگ اسکے نظریات کے زیر اثر برپا ہونے والے انقلاب فرانس کے دوران ہونے والی خون ریزی کا اسے ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ جبکہ ایک دوسرا دطبقہ اسے اسکے نظریات کے غلط مقاصد کے حصول کیلیئے استعمال کا ناگزیر نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اور اسے اس تناظر میں بے گناہ تصور کرتے ہیں۔

References

Abizadeh, Arash (2001), "Banishing the Particular: Rousseau on Rhetoric, Patrie, and the Passions", Political Theory, 29 (4): 556-82, doi:10.1177/0090591701029004005.

Conrad, Felicity (2008), "Rousseau Gets Spanked, or, Chomsky's Revenge", The Journal of POLI 433, 1 (1): 1-24.

de Jouvenel, Bertrand (1962). "Rousseau the Pessimistic Evolutionist". Yale French Studies. 27: 83-96.

LaFreniere, Gilbert F. (1990). "Rousseau and the European Roots of Environmentalism." Environmental History Review 14 (No. 4):

41-72

Roger Masters (ed.), 1964. The First and Second Discourses by Jean-Jacques Rousseau, translated by Roger D Masters and Judith R Masters. New York: St. Martin's Press. ISBN 0-312-69440-7

Roger Masters, 1968. The Political Philosophy of Rousseau. Princeton, NJ, Princeton University Press (ISBN 978-0-691-01989-5), also available in French (ISBN 2-84788-000-3).

Riley, Patrick (1970), "A Possible Explanation of the General Will", American Political Science Review, 64: 88, doi:10.2307/1955615.

Rousseau, Jean-Jacques (1978), Masters, Roger, ed., On the Social Contract, with the Geneva Manuscript and Political Economy, translated by Judith R Masters, New York: St Martin's Press, ISBN 0-312-69446-6.

Virioli, Maurizio (2003) [1988], Jean-Jacques Rousseau and the 'Well-Ordered Society', Hanson, Derek, translator, Cambridge University Press, ISBN 978-0-521-53138-2.